تعظیمِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم - احکام قرآنیہ کی روشنی میں

غلام حسین بابر ☆

Status of Prophethood mentioned in the commandments of Quran is very clear. Infact Prophethood is not a philosophical knowledge but it is an ambassadorship between God and his people. It is totally God gifted thing and the teachings of Prophethood is not related to monastic asceticism. The main theme of Prophethood is that to create peace and prosperity for mankind in this World and the hereafter. The perfection of this world depends on Prophethood. Shadows of ignorance prevails without the light of Prophethood. In view of that status of Prophethood, God has given us instructions to obey the teachings of Prophet Muhammad (S.A.W) with full devotion in every filed of life. It is an obligatory duty of all Muslims to show true love and affiliation with prophet of Islam. In the teachings of Quran this reality is also mentioned that the life of prophet Muhammad (S.A.W) is a good example for Muslims and the teachings of Prophet Muhammad (S.A.W) is real source of success. The status of Prophethood has four basic demands: to have belief in the messengership of Prophet Muhammad (S.A.W), to obey the orders of prophet Muhammad (S.A.W), to preach the orders of prophet Muhammad (S.A.W) and to establish and enforce the divine commandments in the society.

پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک اور آپ کے منصب ''رسالت و نبوت'' کا ادب واحترام تمام انسانیت پر لازم ہے، اگر تاریخی تناظر میں انبیا علیھم السلام کی نسبت سے دیکھا جائے تو یہ حقیقت اجاگر ہوتی ہے کہ انسانی تاریخ میں انبیا علیھم السلام کا کردار کلیدی نوعیت کا رہا ہے اور ان انبیا علیھم السلام میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک کو خصوصی اکرام سے نوازا گیا ہے جو آپ کے خاتم النبیین ہونے کی صورت میں موجود ہے۔ اسی طرح آپ کا منصب نبوت بھی تاریخیت، کاملیت، جامعیت اور عملیت جیسے نمایاں خصائص کا حامل ہے۔ قرآن عظیم الشان میں آپ کی ذات سے متعلق

☆ لیکچرار، بارانی زرعی یونیورسٹی، راولپنڈی

ادب واحترام اور آپ کے منصب نبوت کا تقدس واضح انداز میں بیان کیا گیا ہے اور تمام انسانوں کو اس امر کی تلقین کی گئی ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے منصب نبوت و رسالت کا ادب و احترام صدقِ دل سے بجالائیں۔ اس سلسلے میں ارشاداتِ خداوندی کچھ اس طرح سے ہیں:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَأَنْتُمْ تَسْمَعُونَ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ قَالُوا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ.

اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور حکم سننے کے بعد اس سے سرتابی نہ کرو۔ ان لوگوں کی طرح نہ ہوجاؤ جنھوں نے کہا ہم نے سنا حالانکہ وہ نہیں سنتے۔ (۱)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ وَأَنَّهُ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ.

اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی پکار پر لبیک کہو جب کہ رسول تمہیں اس چیز کی طرف بلائے جو تمہیں زندگی بخشنے والی ہے اور جان رکھو کہ اللہ آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل ہے اور اسی کی طرف تم سمیٹے جاؤ گے۔ (۲)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقُولُوا رَاعِنَا وَقُولُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوا وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ أَلِيمٌ.

اے ایمان والو! راعنا نہ کہا کرو بلکہ اُنظر نا کہو اور توجہ سے بات کو سنو، یہ کافر تو عذابِ الیم کے مستحق ہیں۔ (۳)

النَّبِيُّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ.

بلاشبہ نبی تو اہلِ ایمان کیلئے ان کی اپنی ذات پر مقدم ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں ان کی مائیں ہیں۔ (۴)

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا

درحقیقت تم لوگوں کے لیے اللہ کے رسول میں ایک بہترین نمونہ تھا، ہر اُس شخص کے لیے جو اللہ اور یومِ آخر کا امیدوار ہو اور کثرت سے اللہ کو یاد کرے۔ (۵)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ وَلَكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ

إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنكُمْ وَاللَّهُ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، نبیؐ کے گھروں میں بلا اجازت نہ چلے آیا کرو، نہ کھانے کا وقت تاکتے رہو۔ ہاں اگر تمہیں کھانے پر بلایا جائے تو ضرور آؤ، مگر جب کھانا کھالو تو منتشر ہو جاؤ، باتیں کرنے میں نہ لگے رہو۔ تمہاری یہ حرکتیں نبیؐ کو تکلیف دیتی ہیں، مگر وہ شرم کی وجہ سے کچھ نہیں کہتے اور اللہ حق بات کہنے میں نہیں شرماتا۔ (۶)

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

اللہ اور اُس کے ملائکہ نبیؐ پر درود بھیجتے ہیں۔ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، تم بھی ان پر درود بھیجو۔ (۷)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَىٰ فَبَرَّأَهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا وَكَانَ عِندَ اللَّهِ وَجِيهًا

اے لوگو، جو ایمان لائے ہو، ان لوگوں کی طرح نہ بن جاؤ جنہوں نے موسیٰؑ کو اذیتیں دی تھیں، پھر اللہ نے ان کی بنائی ہوئی باتوں سے اُس کی برأت فرمائی اور وہ اللہ کے نزدیک باعزت تھا۔ (۸)

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِذَا كَانُوا مَعَهُ عَلَىٰ أَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوا حَتَّىٰ يَسْتَأْذِنُوهُ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَكَ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ فَإِذَا اسْتَأْذَنُوكَ لِبَعْضِ شَأْنِهِمْ فَأْذَن لِّمَن شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

مومن تو اصل میں وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول کو دل سے مانیں اور جب کسی اجتماعی کام کے موقع پر رسولؐ کے ساتھ ہوں تو اس سے اجازت لیے بغیر نہ جائیں۔ جو لوگ تم سے اجازت مانگتے ہیں وہی اللہ اور رسول کے ماننے والے ہیں۔ پس جب وہ اپنے کسی کام سے اجازت مانگیں تو جسے تم چاہو اجازت دے دیا کرو اور ایسے لوگوں کے حق میں اللہ سے دعائے مغفرت کیا کرو، اللہ یقیناً غفور و رحیم ہے۔ (۹)

ا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُم بَعْضًا قَدْ يَعْلَمُ اللَّهُ الَّذِينَ يَتَسَلَّلُونَ مِنكُمْ لِوَاذًا فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَن تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

مسلمانو، اپنے درمیان رسولؐ کے بلانے کو آپس میں ایک دوسرے کا سا بلانا نہ سمجھ بیٹھو، اللہ ان لوگوں کو خوب جانتا ہے جو تم میں ایسے ہیں کہ ایک دوسرے کی آڑ لیتے ہوئے چپکے سے سٹک جاتے ہیں۔ رسولؐ کے حکم کی خلاف ورزی کرنے والوں کو ڈرنا چاہیے کہ وہ کسی فتنے میں گرفتار نہ ہو جائیں۔ یا اُن پر دردناک عذاب نہ آجائے۔ (۱۰)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةً ذَٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَأَطْهَرُ فَإِن لَّمْ تَجِدُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو جب تم رسول سے تخلیہ میں بات کرو تو بات کرنے سے پہلے کچھ صدقہ دو۔ یہ تمہارے لیے بہتر اور پاکیزہ تر ہے۔ البتہ اگر تم صدقہ دینے کے لیے کچھ نہ پاؤ تو اللہ غفور ورحیم ہے۔ (۱۱)

أَأَشْفَقْتُمْ أَن تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَاتٍ فَإِذْ لَمْ تَفْعَلُوا وَتَابَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ

کیا تم ڈر گئے اس بات سے کہ تخلیہ میں گفتگو کرنے سے پہلے تمیں صدقات دینے ہوں گے؟ اچھا اگر تم ایسا نہ کرو۔ اور اللہ نے تمہیں معاف کر دیا۔ تو نماز قائم کرو۔ زکوۃ دیتے رہو اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرتے رہو۔ تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔ (۱۲)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ.

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اللہ اور اس کے رسولؐ کے آگے پیش قدمی نہ کرو اور اللہ سے ڈرو، اللہ سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے۔ (۱۳)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَن تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنتُمْ لَا تَشْعُرُونَ

اے لوگو، جو ایمان لائے ہو۔ اپنی آواز نبی کی آواز سے بلند نہ کرو اور نہ نبیؐ کے ساتھ اونچی آواز سے بات کیا کرو۔ جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے سے بات کرتے ہو، کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارا کیا کرایا سب غارت ہو جائے اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔ (۱۴)

إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِندَ رَسُولِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَىٰ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ

جو لوگ رسول خدا کے حضور بات کرتے ہیں، اپنی آواز پست رکھتے ہیں وہ درحقیقت وہی لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے تقوٰی کے لیے جانچ لیا ہے۔ان کے لیے مغفرت ہے اور اجرِ عظیم ہے۔ (۱۵)

إِنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِن وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ وَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا حَتَّىٰ تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

اے نبیؐ جو لوگ تمہیں حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں سے اکثر بے عقل ہیں۔اگر وہ تمہارے برآمد ہونے تک صبر کرتے تو آنہی کے لیے بہتر تھا۔اللہ درگزر کرنے والا اور رحیم ہے۔ (۱۶)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَن تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ وَاعْلَمُوا أَنَّ فِيكُمْ رَسُولَ اللَّهِ لَوْ يُطِيعُكُمْ فِي كَثِيرٍ مِّنَ الْأَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيمَانَ وَزَيَّنَهُ فِي قُلُوبِكُمْ وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ أُولَٰئِكَ هُمُ الرَّاشِدُونَ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَنِعْمَةً وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ

اے لوگو جو ایمان لائے، اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو تحقیق کر لیا کرو، کہیں ایسا نہ ہو کہ تم کسی گروہ کو نادانستہ نقصان پہنچا بیٹھو اور پھر اپنے کیے پر پشیمان ہو۔خوب جان رکھو کہ تمہارے درمیان اللہ کا رسول موجود ہے۔اگر وہ بہت سے معاملات میں تمہاری بات مان لیا کرے تو تم خود ہی مشکلات میں مبتلا ہو جاؤ۔مگر اللہ نے تم کو ایمان کی محبت دی اور اس کو تمہارے لیے دل پسند بنا دیا اور کفر و فسق اور نافرمانی سے تم کو متنفر کر دیا۔ایسے ہی لوگ اللہ کے فضل و احسان سے راست رو ہیں اور اللہ علیم و حکیم ہے۔ (۱۷)

ان تمام مندرجہ بالا قرآنی آیات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس اور منصب جلیلہ سے متعلق احکامات دیے گئے ہیں، کہ آپؐ کی ذات پاک تمام انسانوں کے لئے نمونہ تقلید ہے اور آپ کے احکام و تعلیمات کو غیر مشروط طور پر ماننا اور ان پر عمل کرنا لازم اور ضروری ہے اسی لئے کہ آپؐ کا پیغام ابدی، عالمگیر اور جامع نوعیت کا ہے۔

سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ آپؐ کے پیغام کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

اولین چیز جو ہمیں آپؐ کی دعوت میں نظر آتی ہے وہ یہ کہ آپؐ رنگ و نسل اور زبان و وطن کے سارے اختیارات کو نظر انداز کر کے انسان کو بحیثیت انسان مخاطب کرتے ہیں اور چند اصول پیش کرتے ہیں جو تمام انسانوں کی بھلائی کے لئے ہیں ان اصولوں کو جو بھی مان لے وہ مسلمان ہے اور ایک عالمگیر امت مسلمہ کا فرد ہے خواہ وہ کالا ہو یا گورا، مشرق کا رہنے والا ہو یا مغرب کا، عربی ہو یا

عجمی جہاں بھی کوئی انسان ہے جس ملک یا قوم یا نسل میں بھی وہ پیدا ہوا ہے جو زبان بھی وہ بولتا ہے اور جو رنگ بھی اس کی کھال کا ہے وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کا مخاطب ہے اور اگر وہ آپ کے پیش کردہ اصولوں کو مان لیتا ہے تو بالکل مساوی حقوق کے ساتھ امت مسلمہ میں شامل ہو جاتا ہے کوئی چھوت چھات، کوئی اونچ نیچ، کوئی نسلی یا طبقاتی امتیاز، کوئی لسانی یا قومی یا جغرافیائی افتراق، جو عقیدے کی وحدت قائم ہو جانے کے بعد ایک انسان کو دوسرے انسان سے جدا کرتا ہو، اس امت میں نہیں ہے۔ (۱۸)

یقیناً یہ حقیقت بہت اہم نوعیت کی ہے کہ آپ کا پیش کردہ پیغام اپنی ابدیت، کاملیت اور جامعیت کے اعتبار سے تقدیس وتکریم کا متقاضی ہے، قرآن عظیم الشان میں ذات رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تقدیس وتکریم کو مناصب جلیلہ کے ساتھ کچھ یوں پیش کیا گیا ہے۔

يَـا أَيُّهَـا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِداً وَمُبَشِّراً وَنَذِيراً وَدَاعِياً إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجاً مُّنِيراً

اے پیغمبر! ہم نے تجھ کو گواہی دینے والا اور (نیکوں کو) خوشخبری سنانے والا بنایا اور (غافلوں) کو ہوشیار کرنے والا اور خدا کی طرف اس کے حکم سے پکارنے والا اور ایک روشن کرنے والا چراغ بنا کر بھیجا ہے۔ (۱۹)

سید سلیمان ندویؒ آپ کی اس ''حیثیت'' کے بارے میں لکھتے ہیں۔

آپؐ عالم میں خدا کی تعلیمات و ہدایت کے شاہد ہیں۔ نیکوکاروں کو فلاح وسعادت کی بشارت سنانے والے مبشر ہیں۔ ان کو جو ابھی تک بے خبر ہیں، ہوشیار اور بیدار کرنے والے نذیر ہیں۔ بھٹکنے والے مسافروں کو خدا کر طرف پکارنے والے داعی ہیں اور خود ہمہ تن نور اور چراغ ہیں۔ یعنی آپ کی ذات اور آپ کی زندگی راستہ کی روشنی ہے جو راہ کی تاریکیوں کا نور کرتی رہی ہے۔ یوں تو ہر پیغمبر خدا کا شاہد، داعی، مبشر اور نذیر وغیرہ بن کر اس دنیا میں آیا ہے مگر یہ کل صفتیں سب کی زندگیوں میں عملاً یکساں نمایاں ہو کر ظاہر نہیں ہوتیں بہت سے انبیا تھے جو خصوصیت کے ساتھ شاہد ہوئے جیسے حضرت یعقوبؑ، حضرت اسحاقؑ اور حضرت اسماعیلؑ وغیرہ۔ بہت سے تھے جو نمایاں طور پر مبشر بنے حضرت ابراہیمؑ، حضرت عیسیٰؑ۔ بہت سے تھے جن کا خاص وصف نذیر تھا جیسے حضرت نوحؑ، حضرت موسیٰؑ، حضرت ہودؑ اور حضرت شعیبؑ۔ بہت سے تھے جو امتیازی حیثیت سے داعی حق تھے جیسے حضرت یوسفؑ، حضرت یونسؑ۔ لیکن وہ جو شاہد، مبشر، نذیر، داعی، سراج منیر، سب کچھ بیک وقت

تھااور جس کے مرقع حیات میں یہ سارے نقش ونگار عملاً نمایاں تھے۔وہ صرف محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھےاور یہ اس لئے ہوا کہ آپؐ دنیا کے آخری پیغمبر بنا کر بھیجے گئے تھے جس کے بعد کوئی دوسرا آنے والا نہ تھا۔آپؐ ایسی شریعت لے کر بھیجے گئے جو کامل تھی جس کی تکمیل کے لئے پھر کسی دوسرے کو نہ آنا تھا آپ کی تعلیم دائمی وجود رکھنے والی تھی اس لئے آپ کی ذات پاک کو مجموعہ کمال اور دولت بے زوال بنا کر بھیجا گیا۔ (۲۰)

ذات رسالت مآبؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی ''منفرد حیثیت'' جو آپ کے ''خاتم النبیین'' ہونے اور آپ کے پیغام کے ابدی و عالمگیر ہونے کی نسبت سے موجود ہے، یہ محض ''قصہ'' یا ''داستان'' نہیں بلکہ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کی بنیاد دلائل اور شہادتوں کی صورت میں موجود ہے اور تاریخ عالم نے تجربات ومشاہدات سے آپؐ کے پیغام کی ابدیت، جامعیت اور عالمگیریت کو جانچا بھی ہے اور اس ''حقیقت صادقہ'' کا اقرار بھی کیا ہے کہ آپ کی ذات پاک تمام انسانوں کے لئے ماڈل اور نمونہ ہے اور آپ کا پیش کردہ پیغام انسانوں کی حقیقی صلاح وفلاح کا ذریعہ بھی ہے۔ایک ایسی ذات جو انسانوں کے لئے تمام شعبہ ہائے زندگی میں نمونہ تقلید ہو اور جس کا لایا ہوا پیغام انسانوں کی حقیقی صلاح وفلاح کا ضامن ہو تو یقیناً وہ ذات اس لائق ہے کہ اس کا ادب واحترام سب سے بڑھ کر کیا جائے،اپنی تمام تر محبتوں اور عقیدتوں کا مرکز ومحور اسی ذات پاک کو بنایا جائے اور اس ذات پاک سے متعلق کسی نوعیت کے استہزاء کو قبول نہ کیا جائے۔یہ ایمان کی شرط اور حب رسول کا اولین تقاضا ہے،اسی طرح آپ کا منصب نبوت اس بات کا متقاضی ہے کہ آپؐ کو معیار حق اور مطاع مطلق مانا جائے۔آپ کی غیر مشروط اطاعت واتباع کی جائے اور تمام معاملات میں آپؐ کو حق وصداقت کی کسوٹی گردانا جائے۔

آپؐ کی تکریم اور آپ کے منصب نبوت ورسالت کے آداب کے تقاضوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ حقیقت واضح ہونی چاہیے کہ اللہ رب العزت نے خود قرآن میں نبی کریمؐ کی مختلف حیثیتوں کا تذکرہ کیا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔ قرآن مجید میں اکثر مقامات پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غیر مشروط اور مطلق اطاعت واتباع کا حکم دیا گیا ہے اور اس بات کا تعین کیا گیا ہے کہ دین سے متعلق رسول خدا کی ہر بات حجت اور ماخذ قانون ہے خواہ وہ قرآن میں مذکور ہو یا سنت رسول میں موجود ہو۔

۲۔ قرآن مجید کی تین آیات میں آپ کو ''اُسوۃ حسنہ'' کہا گیا ہے(۲۱) اور اسوہ دراصل ایک ایسا نمونہ عمل ہوتا ہے جس کی پیروی سے انسان کو اطمینان قلب اور دنیا و آخرت کی کامیابی حاصل ہوتی ہے۔

۳۔ قرآن مجید کی کئی آیات میں آپ کی پیروی کو شرط ایمان قرار دیا گیا ہے۔آپ کے احکام و تعلیمات کو ماننا اور ان پر عمل کرنا ایمان کا سب سے بڑا تقاضا ہے اور ان احکام کے بارے میں تردد کا شکار ہونا سراسر خلاف ایمان ہے۔

ارشاد خداوندی ہے

فَلاَ وَرَبِّکَ لاَ یُؤْمِنُونَ حَتَّیٰ یُحَکِّمُوکَ فِیمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لاَ یَجِدُواْ فِی أَنفُسِهِمْ حَرَجاً مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُواْ تَسْلِیماً

پس انکار نہ کرو! تیرے رب کی قسم یہ کبھی مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ آپ کو حکم دینے والا تسلیم نہ کرلیں ہر اُس معاملے میں جو ان کے درمیان اختلافی ہو پھر اپنے دلوں میں آپ کے حکم و فیصلے کے بارے میں کوئی تنگی اور پریشانی محسوس نہ کریں اور آپ کے حکم کو دل کی گہرائیوں سے نہ مان لیں۔ (۲۲)

۴۔ قرانی آیات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ''امر و نہی'' کے کامل اختیار کا تذکرہ بھی موجود ہے اور امر و نہی بھی حکم و قضا کے ہم معنی الفاظ ہیں اور یہ بات قرآن میں صریحاً موجود ہے کہ رسولؐ جس چیز کے کرنے کا حکم دیں وہ معروف ہوگی اور جس چیز سے منع کریں وہ منکر ہوگی معروف و منکر کا حقیقی معیار امرِ رسولؐ اور نہی رسولؐ ہے۔

ارشاد خداوندی ہے

یَأْمُرُهُم بِالْمَعْرُوفِ وَیَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنکَرِ

یہ رسولؐ اُن کو بھلائی کا حکم دیتا ہے اور ان کو برائی سے روکتا ہے۔(۲۳)

۵۔ قرآن مجید میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حیثیت بیان کی گئی ہے کہ آپؐ جس چیز کو حلال قرار دیں وہ پاکیزہ اور حلال تصور ہوگی اور جس چیز کو آپؐ حرام قرار دیں وہ حرام تصور ہوگی۔گویا کہ آپ کو تحلیل و تحریم کا غیر مشروط حق دیا گیا ہے ارشاد خداوندی ہے،

وَیُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبَاتِ وَیُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ الْخَبَآئِثَ

اور وہ حلال کرتا ہے ان کے لئے پاکیزہ چیزوں کو اور حرام کرتا ہے اُن پر گندی چیزوں کو۔ (۲۴)

وَلا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُولُه

اور یہ لوگ (یہود و نصاریٰ) ان چیزوں کو حرام نہیں سمجھتے ہیں جن کو اللہ اور اس کے رسولؐ نے حرام کر دیا ہے۔ (۲۵)

۶۔ قرآنی آیات میں آپؐ کو ھادی مطلق کے طور پر بھی پیش کیا گیا ہے کہ آپ کا یہ فرض منصبی بھی ہے کہ وہ تمام معاملات میں انسانیت کی رہنمائی کرے

وَإِنَّکَ لَتَهْدِیْ إِلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْم

یقیناً آپؐ لوگوں کو سیدھا راستہ دکھاتے ہیں۔ (۲۶)

۷۔ قرآن مجید میں آپ کی ایک حیثیت کتاب وحکمت کے معلم کے طور پر بھی پیش کی گئی ہے

كَمَا أَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُولاً مِّنْكُمْ يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُم مَّا لَمْ تَكُونُواْ تَعْلَمُون

جیسا کہ ہم نے بھیجا ہے تمہارے درمیان تم ہی سے ایک رسول جو پڑھتا ہے تمہارے سامنے ہماری آیتیں اور پاک کرتا ہے تم کو اور تعلیم دیتا ہے تم کو کتاب وحکمت کی اور تعلیم دیتا ہے تم کو ان باتوں کی جن کو تم نہیں جانتے تھے۔ (۲۷)

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ إِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُولاً مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُواْ مِن قَبْلُ لَفِيْ ضَلالٍ مُّبِيْن

یقیناً احسان کیا ہے اللہ نے ایمان والوں پر جبکہ بھیجا ہے ان کے درمیان انہی میں سے ایک رسولؐ جو پڑھتا ہے ان کے سامنے اس کی آیتیں اور پاک کرتا ہے ان کو، اور تعلیم دیتا ہے ان کو کتاب وحکمت، بے شک یہ لوگ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں گرفتار تھے۔ (۲۸)

هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّيْنَ رَسُولاً مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِيْ ضَلالٍ مُّبِيْن

وہی اللہ ہے جس نے بھیجا ان پڑھ لوگوں میں ان میں سے ایک رسولؐ جو پڑھتا ہے ان کے سامنے اس کی آیتیں اور پاک کرتا ہے ان کو اور تعلیم دیتا ہے ان کو کتاب وحکمت کی بے شک کہ لوگ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں مبتلا تھے۔ (۲۹)

۸۔ قرآن مجید میں یہ حقیقت بھی بیان ہوتی ہے کہ قرآن کی طرح حکمت یعنی سنت رسولؐ بھی منزل من اللہ ہے فرق صرف اتنا ہے کہ قرآن کے الفاظ منزل ہیں اور سنت رسولؐ

کا صرف مضمون ومفہوم نازل کیا ہے الفاظ رسول اللہ کے ہیں۔

ارشاد خداوندی ہے:

وَمَا أنزَلَ عَلَيْكُم مِّنَ الْكِتَابِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُم بِهِ وَاتَّقُواْ اللّهَ وَاعْلَمُواْ أَنَّ اللّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ

اور یاد کرو اللہ کا احسان جو تم پر ہوا ہے اور یہ کہ نازل فرمائی ہے اس نے تم پر کتاب اور حکمت جس کے ذریعے وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے۔ (۳۰)

وَأَنزَلَ اللّهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّهِ عَلَيْكَ عَظِيماً

اور اتاری ہے اللہ نے تم پر کتاب اور حکمت اور سمجھائی ہیں تم کو وہ باتیں جو تم کو معلوم نہیں تھیں اور تم پر اللہ کا بہت بڑا احسان ہے۔ (۳۱)

۹۔ قرآن مجید کی کئی آیات میں یہ حقیقت بھی بیان ہوئی ہے کہ قرآن کی تشریح وتوضیح بھی فریضہ نبوت میں شامل ہے۔قرآن مجید اور وحی الٰہی کی تشریح کا قانونی حق رسولؐ کو حاصل ہے بلکہ یہ آپ کے فرائض منصبی میں شامل ہے۔

وَمَا أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلاَّ بِلِسَانِ قَوْمِهِ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ

اور نہیں بھیجا ہم نے کوئی رسول، مگر اس کی اپنی قوم کی زبان میں، تاکہ وہ ان کے سامنے خدا کے احکام کھول کر بیان کرے۔ (۳۲)

وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ

اور اتاری ہے ہم نے تیری جانب نصیحت تاکہ لوگوں کے سامنے اس نصیحت کو کھول کر بیان کرے۔ (۳۳)

اسی طرح کئی آیات میں آپؐ کے بارے میں بلاغ مبین اور رسول مبین کے الفاظ بھی ذکر کئے گئے ہیں۔اللہ کا رسول صرف پیغام رساں ہی نہیں بلکہ رسول مبین اور نذیر مبین ہے یعنی پیغام اور وعید خداوندی کی وضاحت بھی اس کا فریضہ ہے۔

۱۰۔ قرآن مجید کی کئی آیات میں آپ کو شاہد اور شہید کہا گیا ہے یعنی خدائی احکام کو بیان کرنے والا، اور خبردار کرنے والا بنا کر بھیجا گیا ہے۔

یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّا اَرْسَلْنَاکَ شَاھِداً وَمُبَشِّراً وَنَذِیْرا

اے نبیؐ ہم ہی نے بھیجا ہے تم کو حق کی گواہی دینے والا۔ (۳۴)

۱۱۔ قرآن مجید کی کئی آیات میں آپؐ کو داعی الی اللہ کہا گیا ہے، اور اللہ کی بندگی کی دعوت آپ کا فریضہ نبوت قرار دیا گیا ہے۔ قرآن مجید کی آیات کی تلاوت کرنا اور قرآن کے احکام کی تشریح وتفسیر بیان کرنا یہ سب آپ کے فرائض میں شامل ہیں۔

وَدَاعِیاً اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ

اور بھیجا ہے ہم نے اللہ کی طرف بلانے والا اسی کے حکم سے۔ (۳۵)

۱۲۔ قرآن مجید میں آپؐ کے بارے میں ارشاد خداوندی ہے

فَذَکِّرْ اِنَّمَا اَنْتَ مُذَکِّر

پس یاد دہانی کراتے رہو، بے شک تم یاد دہانی کرانے والے ہو (۳۶)

یعنی آپ لوگوں کو اللہ کی نعمتیں یاد دلاتے ہیں تا کہ وہ اللہ کا شکر ادا کریں، اور آپ لوگوں کو احکام کی تعلیم دیتے ہیں کہ وہ عبرت حاصل کریں۔

۱۳۔ قرآن مجید میں آپؐ کے بارے میں البینہ، برھان، نور، سراج منیر، بشیر ومبشر اور نذیر و منذر کے الفاظ آتے ہیں، کہ اللہ کا رسول ایک کھلی اور روشن دلیل ہے اور آپؐ کی تعلیمات امت کے لئے حجت ہیں، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر چہ اپنی ذات اور تخلیق کے اعتبار سے بشر اور انسان تھے لیکن آپؐ کی تعلیمات اور آپ کا اسوہ حسنہ ایک عالمگیر روشنی ہے جس سے کفر وشرک کا خاتمہ ہوتا ہے اور توحید کی کرنیں پورے عالم کو منور کرتی ہیں۔

رسولؐ خدا کی یہ مختلف حیثیات جو قرآن میں مذکور ہیں، اس بات کا ثبوت ہیں کہ آپؐ کا پیغام حجت اور دلیل ہے اور آپ کا ہر عمل انسانیت کیلئے روشنی ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ ذات رسالت مآبؐ اور آپ کا منصب نبوت رسالت اس جہاں کی روح اور روشنی ہے جس سے جہاں کو زندگی میسر آتی ہے اور ظلمتوں اور تاریکیوں کا خاتمہ ہوتا ہے۔ آپ کا پیغام ہی دراصل قومی وحدت کا ذریعہ اور معاشرے کی جان ہے۔ آپ کی تعلیمات کے پیروکار ہی حقیقی طور پر زندہ ہیں۔ ملی وحدت کی بنیاد بھی ایمان بالرسالت

ہے، رسولؐ خدا کو ماننے والے ہی دراصل ایک قوم ہیں اور یہی پیغام رسالت دنیا کے کونے کونے میں بسنے والے، الگ الگ بولیاں بولنے والے اور الگ الگ رنگ رکھنے والوں کو ایک لڑی میں جوڑتا ہے۔

عدم تعظیم رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اور وعید خداوندی

ادب و تعظیم ذاتِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق احکامات خداوندی میں یہ حقیقت واضح انداز میں بیان کردی گئی ہے کہ رسول خدا کا نمائندہ ہوتا ہے اور اس کے اس منصب ''رسالت و نبوت'' کا لازمی تقاضا یہ ہے کہ اس کو معیارِ حق، مطاع مطلق اور اس کے ہر قول کو حجت اور ماخذ قانون مانا جائے ۔ذات رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے منصب ''رسالت و نبوت'' سے متعلق کسی بھی نوعیت کا غیر ضروری رویہ قابل قبول نہیں ہے اس سلسلے میں احکامات خداوندی قرآن مجید میں موجود ہیں۔

يَـا أَيُّهَـا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تَقُولُواْ رَاعِنَا وَقُولُواْ انظُرْنَا وَاسْمَعُوا وَلِلكَافِرِينَ عَذَابٌ أَلِيمٌ.

اے ایمان والو! (گفتگو کے وقت پیغمبر خدا سے) راعنا نہ کہا کرو بلکہ انظرنا کہا کرو۔اور خوب سن رکھو اور کافروں کے لئے دکھ دینے والا عذاب ہے۔ (۳۷)

قُلْ أَطِيعُواْ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فإِن تَوَلَّوْاْ فَإِنَّ اللَّهَ لاَ يُحِبُّ الْكَافِرِينَ

کہہ دو کہ خدا اور اُس کے رسول کا حکم مانو۔ اگر نہ مانیں تو خدا بھی کافروں کو دوست نہیں رکھتا۔ (۳۸)

وَمَـن يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا

اور جو شخص سیدھا راستہ معلوم ہونے کے بعد پیغمبر کی مخالفت کرے اور مومنوں کے رستے کے سوا اور رستے پر چلے تو جدھر وہ چلتا ہے ہم اسے ادھر ہی چلنے دیں گے اور (قیامت کے دن) جہنم میں داخل کریں گے اور وہ بری جگہ ہے۔ (۳۹)

قُـلْ أَطِيعُـوا اللَّـهَ وَأَطِيعُـوا الرَّسُولَ فَإِن تَوَلَّوا فَإِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُم مَّا حُمِّلْتُمْ وَإِن تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ

کہہ دو کہ خدا کی فرمانبرداری کرو اور رسول (خدا) کے حکم پر چلو اگر منہ موڑو گے تو رسول پر اس چیز کا ادا کرنا ہے جو ان کے ذمے ہے اور تم پر (اس چیز کا ادا کرنا) ہے جو تمہارے ذمے ہے اور اگر تم

ان کے فرمان پر چلو گے تو سیدھا راستہ پالو گے اور رسول کے ذمے تو صاف صاف (احکام خدا کا) پہنچا دیتا ہے۔ (۴۰)

لا تَجْعَلُوا دُعَاء الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاء بَعْضِكُم بَعْضاً قَدْ يَعْلَمُ اللَّهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُونَ مِنكُمْ لِوَاذاً فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَن تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

مومنو پیغمبر کے بلانے کو ایسا خیال نہ کرنا جیسا تم آپس میں ایک دوسرے کو بلاتے ہو بے شک خدا کو وہ لوگ معلوم ہیں جو تم میں سے آنکھ بچا کر چل دیتے ہیں تو جو لوگ ان کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں ان کو ڈرنا چاہیے کہ ایسا نہ ہو کہ ان پر کوئی آفت پڑ جائے یا تکلیف دینے والا عذاب نازل ہو۔ (۴۱)

وَمَن لَّمْ يُؤْمِن بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ فَإِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِيْنَ سَعِيْرا

اور جو شخص خدا اور اس کے پیغمبر پر ایمان نہ لائے تو ہم نے ایسے کافروں کے لئے آگ تیار کر رکھی ہے۔ (۴۲)

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَن تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنتُمْ لَا تَشْعُرُونَ

اے ایمان والو! اپنی آوازیں پیغمبر کی آواز سے اونچی نہ کرو اور جس طرح آپس میں ایک دوسرے سے زور سے بولتے ہو (اسی طرح) ان کے روبرو زور سے نہ بولا کرو ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تم کو خبر بھی نہ ہو۔ (۴۳)

وَاعْلَمُوا أَنَّ فِيْكُمْ رَسُولَ اللَّهِ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِي كَثِيْرٍ مِّنَ الْأَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيْمَانَ وَزَيَّنَهُ فِي قُلُوبِكُمْ وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ أُوْلَئِكَ هُمُ الرَّاشِدُونَ

اور جان رکھو کہ تم میں خدا کے پیغمبر ہیں اگر بہت سی باتوں میں وہ تمہارا کہا مان لیا کریں تو تم مشکل میں پڑ جاؤ لیکن خدا نے تم کو ایمان عزیز بنا دیا اور اس کو تمہارے دلوں میں سجا دیا اور کفر، گناہ اور زیادتی سے تم کو بیزار کر دیا یہی لوگ راہ ہدایت پر ہیں۔ (۴۴)

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْراً أَن يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَن يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالاً مُّبِيْنا

کسی ایمان لانے والے مرد اور کسی ایمان لانے والی عورت کو یہ حق نہیں ہے کہ جب اللہ اور

اس کا رسول کسی معاملہ کا فیصلہ کردے تو پھر اسے اپنے معاملے میں خود فیصلہ کرنے کا اختیار حاصل رہے اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے وہ صریح گمراہی میں پڑ گیا۔ (۴۵)

إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَاباً مُّهِينا

جو لوگ خدا اور اس کے پیغمبر کو رنج پہنچاتے ہیں ان پر خدا دنیا اور آخرت میں لعنت کرتا ہے اور ان کے لئے اس نے ذلیل کرانے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (۴۶)

وَمَن يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَتَعَدَّ حُدُودَهُ يُدْخِلْهُ نَاراً خَالِداً فِيهَا وَلَهُ عَذَابٌ مُّهِين

اور خدا اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا اور اس کی حدوں سے نکل جائے گا اس کی حدوں سے نکل جائے گا اس کو خدا دوزخ میں ڈالے گا جہاں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس کو ذلت کا عذاب ہوگا۔ (۴۷)

ان تمام مندرجہ بالا احکامات خداوندی میں جو بات واضح کی گئی ہے وہ یہ ہے:

۱۔ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کے احکام کو اہمیت نہیں دیتے اور اپنے نفس اور خواہش کی پیروی کرتے ہیں ایسے لوگ عذاب الیم یعنی دکھ دینے والے عذاب کے مستحق ہیں۔

۲۔ جو لوگ تعلیمات نبوی سے واقفیت رکھنے کے باوجود پیغمبر اسلام کی مخالفت میں کسی اور پیغام یا نظام کو اپناتے ہیں تو ایسے لوگوں کے لئے رسوائی ہے اور قیامت کے دن ان کا مقدر جہنم ہوگی۔

۳۔ جو لوگ احکامات رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو پس پشت ڈال دیتے ہیں تو ایسے لوگ قیامت کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے محروم ہو جائیں گے۔

۴۔ جو لوگ آپؐ کی ذات اور آپ کے منصب ''رسالت و نبوت'' سے متعلق غیر ضروری رویوں کا اظہار کرتے ہیں تو ایسے لوگوں کے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔

۵۔ جو لوگ تعلیمات نبوی سے منہ موڑ لیتے ہیں تو ایسے لوگ کئی طرح کے فتنوں اور مشکلات میں پھنس جاتے ہیں۔

۶۔ جو لوگ دنیا کے معاملات میں اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتے ہیں تو ایسے لوگوں کے لئے صریح گمراہی ہے۔

۷۔ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی تعظیم نہیں بجالاتے اور نافرمانی کرتے ہیں تو ایسے لوگ

دنیا اور آخرت میں اللہ کے غضب کا شکار ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں پر لعنت فرماتا ہے اور پھر ان کے لئے ایک رسوا کن عذاب تیار کر رکھا ہے۔

تعظیمِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اور حقیقی کامیابی

جہاں پر ہر ذات رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کی عدم پیروی کا نتیجہ رسوائی لعنت اور عذاب الیم کی صورت میں ہے وہاں پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اور منصب کا ادب و تعظیم اور آپ کی تعلیمات کی پیروی اور اتباع انسان کی حقیقی کامیابی اور اللہ کی رحمت کا ذریعہ ہے قرآن مجید میں واضح طور پر اس حقیقت کو بیان کیا گیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم اور ادب اور اطاعت دنیا و آخرت میں کامیابی کا ذریعہ ہے۔

إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَن يَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَخْشَ اللَّهَ وَيَتَّقْهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ

مومنوں کی تو یہ بات ہے کہ جب خدا اور اس کے رسول کی طرف بلائے جائیں تاکہ وہ ان میں فیصلہ کریں تو کہیں کہ ہم نے حکم سن لیا اور مان لیا اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں اور جو شخص خدا اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے گا اور اس سے ڈرے گا یو ایسے ہی لوگ مراد کو پہنچنے والے ہیں۔ (۴۸)

تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ

(تمام احکام) خدا کی حدیں ہیں اور جو شخص خدا اور اس کے پیغمبر کی فرمانبرداری کرے گا خدا اس کو بہشتوں میں داخل کرے گا جن میں نہریں بہہ رہی ہیں اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ بڑی کامیابی ہے۔ (۴۹)

وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزاً عَظِيماً

اور جو شخص خدا اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے گا تو بے شک بڑی مراد پائے گا۔ (۵۰)

یہ حقیقت بالکل واضح طور پر موجود ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کا ادب و احترام اور آپ کی تعلیمات پر عمل کرنا ہی دراصل انسانی کامیابی کا ذریعہ ہے۔

تعظیمِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے تقاضے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات، آپکی تعلیمات، آپ کی شریعت اور آپ کی سنت انسانیت کے لئے سراسر خیر اور اللہ کی رحمت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات، آپ کی تعلیمات اور آپ کے منصب رسالت و نبوت کے چار بنیادی تقاضے ہیں۔

۱۔ ایمان بالرسالت

۲۔ اطاعت رسول

۳۔ دعوت و تبلیغ

۴۔ فریضہ اقامت دین

۱۔ ایمان بالرسالت

آپ کی ذات اور آپ کے منصب نبوت و رسالت کی تعظیم کا سب سے بڑا تقاضا یہ ہے کہ آپ کی رسالت پر صدق دل کے ساتھ ایمان لایا جائے اس سلسلے میں احکامات خداوندی بہت واضح صورت میں موجود ہیں۔

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعاً الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لا إِلَهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِي يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَكَلِمَاتِهِ وَاتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُون

(اے محمد) کہہ دو کہ لوگوں میں تم سب کی طرف خدا کا بھیجا ہوا ہوں (یعنی اس کا رسول ہوں) اور جو آسمانوں اور زمین کا بادشاہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہی زندگانی بخشتا ہے اور وہی موت دیتا ہے۔ تو خدا اور اس کے رسول پیغمبر اس پر جو خدا پر اور اس کے تمام کلام پر ایمان رکھتے ہیں ایمان لاؤ اور ان کی پیروی کرو تا کہ ہدایت پاؤ۔ (۵۱)

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُولَئِكَ هُمُ الصَّادِقُون

مومن تو وہ ہیں جو خدا اور اس کے رسول پر ایمان لائے پھر شک میں نہ پڑے اور خدا کی راہ میں جان اور مال سے لڑے۔ یہی لوگ ایمان کے سچے ہیں۔ (۵۲)

فَآمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَالنُّورِ الَّذِیْ أَنزَلْنَا وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِیْرٌ

تو خدا پراور اس کے رسول پر اور نور پر (قرآن) جو ہم نے نازل فرمایا ہے ایمان لاؤ اور خدا تمہارے سب اعمال سے خبردار ہے۔(۵۳)

۲۔ اطاعت رسول

آپ کی ذات اور آپؐ کے منصب نبوت ورسالت کی تعظیم کا دوسرا بڑا تقاضا یہ ہے کہ ایمان کے ساتھ آپ کے احکامات کی غیر مشروط اطاعت کی جائے۔اس سلسلے میں قرآنی احکامات کثرت سے موجود ہیں:

قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَّحِيْم.

(اے پیغمبرلوگوں سے) کہہ دو کہ اگر تم خدا کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو خدا بھی تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ معاف کردے گا اور خدا بخشنے والا اور مہربان ہے۔ (۵۴)

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُواْ أَطِيْعُواْ اللّٰهَ وَأَطِيْعُواْ الرَّسُولَ وَأُوْلِیْ الأَمْرِ مِنكُمْ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيْلا

مومنو! خدا اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو اور جو تم میں سے صاحب حکومت ہیں ان کی بھی، اور اگر تم میں کسی بات میں اختلاف واقع ہو تو اگر خدا اور آخرت پر یقین رکھتے ہو تو اس میں خدا اور اس کے رسول (کے حکم) کی طرف رجوع کرو۔یہ بہت اچھی بات ہے۔ (۵۵)

مَّنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ وَمَن تَوَلّٰى فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظ

جو شخص رسول کی فرمانبرداری کرے گا تو بے شک اس نے خدا کی فرمانبرداری کی اور جو نافرمانی کرے تو اے پیغمبر تمہیں ہم نے ان کا نگہبان بنا کر نہیں بھیجا۔(۵۶)

وَأَطِيْعُواْ اللّٰهَ وَأَطِيْعُواْ الرَّسُولَ وَاحْذَرُواْ فَإِن تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُواْ أَنَّمَا عَلَى رَسُولِنَا الْبَلاَغُ الْمُبِيْن

اور خدا کی فرمانبرداری اور رسول (خدا) کی اطاعت کرتے رہو اور ڈرتے رہو اگر منہ پھیرو گے تو جان رکھو کہ ہمارے پیغمبر کے ذمے تو صرف پیغام کا کھول کر پہنچا دینا ہے۔ (۵۷)

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَأَطِيْعُون

میں تو تمہارا امانت دار پیغمبر ہوں اور تم خدا سے ڈرو اور میرا کہا مانو۔ (۵۸)

۳۔ دعوت و تبلیغ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب و تعظیم کا تیسرا بڑا تقاضا یہ ہے کہ ایمان اور اطاعت کے بعد امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا فریضہ سرانجام دیا جائے اور حکمت اور دانائی کے ساتھ اسلامی تعلیمات کا پرچار کیا جائے۔

كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَوْ آمَنَ أَهْلُ الْكِتَابِ لَكَانَ خَيْراً لَهُم مِّنْهُمُ الْمُؤْمِنُونَ وَأَكْثَرُهُمُ الْفَاسِقُونَ

(مومنو!) جتنی امتیں (یعنی قومیں) لوگوں میں پیدا ہوئیں تم ان میں سب سے بہتر ہو کہ نیک کام کرنے کو کہتے ہو اور برے کاموں سے منع کرتے ہو اور خدا پر ایمان رکھتے ہو۔ (۵۹)

وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَأُوْلَـئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

اور تم میں ایک ایسی جماعت ہونی چاہیے جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے اور اچھے کام کرنے کا حکم دے اور برے کاموں سے منع کرے یہی لوگ ہیں جو نجات پانے والے ہیں۔ (۶۰)

ادْعُ إِلِى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُم بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَن ضَلَّ عَن سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ

(اے پیغمبر) لوگوں کو دانش اور نصیحت سے اپنے پروردگار کے رستے کی طرف بلاؤ اور بہت ہی اچھے طریقے سے ان سے مناظرہ کرو جو اس کے رستے سے بھٹک گیا تمہارا پروردگار اسے بھی خوب جانتا ہے اور جو اس رستے پر چلنے والے ہیں ان سے بھی خوب واقف ہے۔ (۶۱)

۴۔ اقامت دین

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب و تعظیم کا لازمی تقاضا یہ ہے کہ دین اسلام کو عملاً قائم کیا جائے زندگی کے تمام امور اسلامی تعلیمات کے مطابق طے ہونے چاہیں، قرآن اور سنت کا قانون سب سے بالا دست قانون ہو اور لوگوں کی تمام تر وابستگی اسی قانون سے ہو۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ اتَّقُواْ اللّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلاَ تَمُوتُنَّ إِلاَّ وَأَنتُم مُّسْلِمُون

مومنو! خدا سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور مرنا تو مسلمان ہی مرنا۔ (۶۲)

وَاعْتَصِمُواْ بِحَبْلِ اللّهِ جَمِيعاً وَلاَ تَفَرَّقُواْ وَاذْكُرُواْ نِعْمَتَ اللّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنتُمْ أَعْدَاء فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُم بِنِعْمَتِهِ إِخْوَاناً وَكُنتُمْ عَلَىَ شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَأَنقَذَكُم مِّنْهَا كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ

اور سب مل کر خدا کی (ہدایت) کی رسی کو مضبوط پکڑے رہنا اور متفرق نہ ہونا اور خدا کی اس مہربانی کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی اور تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی ہو گئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے تک پہنچ چکے تھے تو خدا نے تم کو اس سے بچا لیا، اسی طرح خدا تم کو اپنی آیتیں کھول کھول کر سناتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ۔ (۶۳)

قرآن مجید میں مذکور احکامات جو ادب و تعظیم رسالت مآبؐ سے متعلق ہیں اور آپؐ کا مقام و مرتبہ جو مختلف حیثیتوں کی صورت میں پیش کیا گیا ہے اور اس کے ساتھ کسی بھی معاملے میں آپؐ کی نافرمانی کے بارے میں وعید خداوندی کا تذکرہ کیا جانا اس بات کی دلیل ہیں کہ آپؐ معیار حق اور مطاع مطلق ہیں اور آپؐ کی ذات پر کسی بھی طرح کی تنقید جائز نہیں، بلکہ زندگی کے تمام معاملات میں آپؐ کی غیر مشروط اطاعت فرض ہے اور اس دنیا میں آپؐ کی ذات اور آپ کا پیغام ہی دراصل حق و صداقت کی کسوٹی ہے۔

حواشی

ا۔ الانفال	۸	:	۲۰۔۲۱
۲۔ الانفال	۸	:	۲۴
۳۔ البقرہ	۲	:	۱۰۴
۴۔ الاحزاب	۳۳	:	۶
۵۔ الاحزاب	۳۳	:	۲۱
۶۔ الاحزاب	۳۳	:	۵۳
۷۔ الاحزاب	۳۳	:	۵۶
۸۔ الاحزاب	۳۳	:	۶۹
۹۔ النور	۲۴	:	۶۲
۱۰۔ النور	۲۴	:	۶۳
۱۱۔ المجادلہ	۵۸	:	۱۲
۱۲۔ المجادلہ	۵۸	:	۱۳
۱۳۔الحجرات	۴۹	:	۱
۱۴۔الحجرات	۴۹	:	۲
۱۵۔الحجرات	۴۹	:	۳
۱۶۔الحجرات	۴۹	:	۴۔۵
۱۷۔الحجرات	۴۹	:	۶۔۷۔۸

۱۸۔ سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ۔ سیرت کا پیغام، ۲۳۔ ادارہ مطبوعات طلبہ لاہور ۱۹۹۹ء

۱۹۔ الاحزاب ۳۳ : ۴۵۔۴۶

۲۰۔ سید سلیمان ندویؒ۔ خطبات مدراس، ۲۳۔ المیزان ناشران، لاہور ۲۰۰۴ء

۲۱۔ الاحزاب ۳۳ : ۲۱؛ الممتحنہ ۴۔۶

۲۲۔النساء	۴	:	۶۵
۲۳۔الاعراف	۷	:	۱۵۷
۲۴۔الاعراف	۷	:	۱۵۷

۲۵۔التوبہ	۹	:	۲۹
۲۶۔الشوریٰ	۴۲	:	۵۲
۲۷۔البقرہ	۲	:	۱۵۱
۲۸۔آل عمران	۳	:	۱۶۴
۲۹۔الجمعہ	۶۲	:	۲
۳۰۔البقرہ	۲	:	۲۳۱
۳۱۔النساء	۴	:	۱۱۳
۳۲۔ابراہیم	۱۴	:	۴
۳۳۔النحل	۱۶	:	۴۴
۳۴۔الاحزاب	۳۳	:	۴۵
۳۵۔الاحزاب	۳۳	:	۴۶
۳۶۔الغاشیہ	۸۸	:	۲۱
۳۷۔البقرہ	۲	:	۱۰۴
۳۸۔آل عمران	۳	:	۳۲
۳۹۔النساء	۴	:	۱۱۵
۴۰۔النور	۲۴	:	۵۴
۴۱۔النور	۲۴	:	۶۳
۴۲۔الفتح	۴۸	:	۱۳
۴۳۔الحجرات	۴۹	:	۲
۴۴۔الحجرات	۴۹	:	۷
۴۵۔الاحزاب	۳۳	:	۳۶
۴۶۔الاحزاب	۳۳	:	۵۷
۴۷۔النساء	۴	:	۱۴
۴۸۔النور	۲۴	:	۵۱،۵۲
۴۹۔النساء	۴	:	۱۳